

بسم الله الرحمن الرحيم

فضائل و مسائل رمضان المبارک

مرتب: محمد ابرار عالم مصباحی

دعوت قرآن

دعوت قرآن

ایجوکیشنل اینڈ ویلفئر ٹرسٹ، خضر پور، کولکاتا۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
فضائل و مسائل رمضان المبارک

رمضان المبارک کی عظمت و فضیلت حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: حضور سید المرسلین ﷺ نے شعبان المعظم کے آخر دن خطبہ دیا اور فرمایا کہ: اے لوگو! تمہارے پاس عظمت اور برکت والا مہینہ آیا، وہ مہینہ جس میں ایک رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس کے روزے اللہ تعالیٰ نے فرض کئے اور اس کی رات میں قیام (یعنی نماز تراویح پڑھنا) تطوع (یعنی سنت)۔ جو اس مہینے میں نیکی کا کوئی کام کرے تو ایسا ہے جیسے اور کسی مہینے میں فرض ادا کیا اور جس نے فرض ادا کیا تو ایسا ہے جیسے اور دنوں میں ستر فرض ادا کیا۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے اور یہ مہینہ مواسات یعنی بھلائی اور عنحواری کا ہے۔ اس مہینے میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جو اس میں روزہ دار کو افطار کرائے اس کے گناہوں کے لئے مغفرت ہے اور اس کی گردن آگ سے آزاد کر دی جائے گی اور اس افطار کرنے والے کو ویسا ہی ثواب ملے گا جیسا روزہ رکھنے والے کو۔ اور اس کے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر شخص کے پاس اتنی طاقت نہیں کہ وہ افطار کرائے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس شخص کو بھی دے گا جو ایک گھونٹ دودھ یا ایک خرما یا ایک گھونٹ پانی سے افطار کرائے اور جس نے روزہ دار کو بھر پیٹ کھانا کھلایا، اللہ تعالیٰ اس کو میرے حوض (کوثر) سے پلائے گا کہ کبھی پیسا سانہ ہو گا یہاں تک کہ جنت میں داخل ہو جائے گا۔ یہ وہ مہینہ ہے جس کا پہلا حصہ رحمت ہے اور بیچ کا حصہ مغفرت ہے اور آخر حصہ میں جہنم سے آزادی ہے۔ جو اپنے غلام پر اس مہینے میں تخفیف کرے یعنی کام کم کرائے، اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا اور جہنم سے آزاد فرمادے گا۔ [صحیح ابن خزیمہ، کتاب الصیام، باب فضائل شہر رمضان الخ۔ حدیث: ۱۸۸۷۔ شعب الایمان للبیہقی، باب فی الصیام، فضائل شہر رمضان، حدیث: ۳۶۰۸]۔

روزے کی فضیلت: خواہشات نفسانی کو کم کرنے اور حصول تقویٰ کے لئے روزہ ایک بے مثال عبادت ہے۔ جو اللہ رب العزت کو بے حد پسند ہے۔ چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ: اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ: روزہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا (ہر عمل کا بدلہ اللہ تعالیٰ ہی دیتا ہے یہ روزے کی فضیلت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی نسبت اپنی طرف فرمائی) اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں۔ جب وہ افطار کرتا ہے تو وہ خوش ہوتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرے گا تو خوش ہوگا۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! روزے دار کی منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ خوشبودار ہے۔ دوسری روایت میں آیا کہ: روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے بھی زیادہ پسندیدہ ہے۔ [صحیح مسلم، حدیث: ۱۱۵۱]۔

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: جو راہ خدا میں ایک دن روزہ رکھتا ہے اللہ تعالیٰ جہنم کی آگ کو اس کے چہرے سے ستر (۷۰) سال کی مسافت تک دور کر دیتا ہے۔ [بخاری، حدیث: ۲۸۴۰-مسلم، حدیث: ۱۱۵۳]۔

کن چیزوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے: مسئلہ: کھانے، پینے اور جماع کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جب کہ روزہ دار ہونا یاد ہو۔ نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے رمضان المبارک میں ایک دن افطار کر لیا بغیر رخصت اور بغیر بیماری کے تو زندگی بھر روزہ رکھنے کے باوجود اس کی بھری پائی نہ ہوگی۔ یعنی وہ ثواب نہ ملے گا جو اس دن رمضان میں رکھنے کا تھا۔ [ترمذی، حدیث: ۷۲۳]۔

مسئلہ: حقہ، سگار، سگریٹ، چرٹ وغیرہ پینے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ یہ خیال ہو کہ دھواں حلق تک نہ پہنچتا ہو اسی طرح پان اور تمباکو کھانے سے بھی روزہ ٹوٹ جاتا ہے اگرچہ بیک باہر پھینک دیا ہو کیونکہ اس کے باریک اجزاء حلق تک ضرور پہنچتے ہیں۔ **مسئلہ:** شکر وغیرہ ایسی چیزیں جو منہ میں رکھنے سے گل جاتی ہیں، کسی نے منہ میں رکھی اور تھوک نکل گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اسی طرح دانتوں کے درمیان کوئی چیز چنے کے دانے کے برابر یا زیادہ تھی اسے کھا گیا، یا کم ہی تھی مگر منہ سے نکال کر پھر کھا گیا، یا دانتوں سے خون نکل کر حلق کے نیچے اتر اور خون تھوک سے زیادہ یا برابر یا کم تھا مگر اس کا مزہ حلق میں محسوس ہوا تو ان سب صورتوں میں روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور اگر کم تھا اور مزہ بھی محسوس نہ ہوا تو نہیں۔ **مسئلہ:** کلی کر رہا تھا بلا قصد پانی حلق سے نیچے اتر گیا یا ناک میں پانی چڑھایا اور دماغ تک چڑھ گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ **مسئلہ:** کان میں تیل یا داوا ڈالا یا کسی طرح چلا گیا تو روزہ ٹوٹ جائے گا اور پانی کان میں چلا گیا تو نہیں۔ **مسئلہ:** رنگین ڈور منہ میں رکھا جس کی وجہ سے تھوک رنگین ہو گیا پھر تھوک نکل گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ **مسئلہ:** عورت کا بوسہ لیا، یا چھوایا گلے لگایا اور انزال ہو گیا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ **مسئلہ:** روزہ کی حالت میں جان بوجھ کر کسی بھی طرح منی نکالا تو روزہ ٹوٹ گیا۔ **مسئلہ:** جان بوجھ کر منہ بھر قے کی اور روزہ دار ہونا یاد بھی ہے تو روزہ ٹوٹ گیا اور اس سے کم کیا تو نہیں ٹوٹا۔ اور اگر بلا اختیار قے ہو گئی تو اگر بھر منہ نہ ہو تو روزہ نہ ٹوٹے گا اگرچہ وہ قے لوٹ گئی یا اس نے جان بوجھ کر لوٹایا۔ اور اگر بھر منہ ہے اور اس نے لوٹائی اگرچہ اس میں سے چنے برابر ہی حلق سے اتری تو روزہ ٹوٹ گیا اور نہ نہیں۔ [ماخوذ از بہار شریعت، جلد: ۱ حصہ پنجم، ص: ۷۶-۷۷-۷۸]۔

کن چیزوں سے روزہ نہیں ٹوٹتا: بھول کر کھانے پینے اور جماع کرنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے بھول کر کھایا یا پیا وہ اپنے روزے کو پورا کرے کہ اسے اللہ نے کھلایا اور پلایا۔ [صحیح بخاری، حدیث: ۲۶۶۹-صحیح مسلم، حدیث: ۱۱۵۵-ترمذی، حدیث: ۷۲۱]۔

مسئلہ: مکھی یا دھواں یا غبار حلق میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے چاہے وہ کسی بھی چیز کا غبار ہو۔ ہاں اگر جان بوجھ کر خود دھواں پہنچایا تو روزہ ٹوٹ جائے گا۔ **مسئلہ:** تیل یا سرمہ لگایا تو روزہ نہ ٹوٹا اگرچہ تیل یا سرمہ کا مزہ حلق میں محسوس ہوتا ہو بلکہ تھوک میں سرمہ کارنگ بھی دکھائی دیتا ہو۔ حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: ایک شخص نے نبی کریم

ﷺ سے پوچھا کہ: میری آنکھوں میں تکلیف ہے تو کیا میں روزے کی حالت میں سرمہ لگا سکتا ہوں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: ہاں۔ (ترمذی، حدیث: ۷۲۶) حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ: آپ ﷺ نے سرمہ لگایا حالانکہ آپ روزے سے تھے۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۶۷۸) **مسئلہ:** آنکھ میں دوا ڈالنے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔

مسئلہ: عورت کا بوسہ لیا مگر انزال نہ ہو تو روزہ نہ ٹوٹے گا۔

[بخاری، حدیث: ۱۹۲۷۔ مسلم، حدیث: ۱۱۰۶۔ ترمذی، حدیث: ۷۲۷]۔

مسئلہ: عورت کی طرف دیکھا یا اس کی شرمگاہ کی طرف دیکھا مگر ہاتھ نہ لگایا اور انزال ہو گیا تو روزہ نہ ٹوٹے

گا۔ [بخاری، حدیث: ۱۹۲۷]

مسئلہ: بعض لوگ روزے کی حالت میں بار بار تھوکتے رہتے ہیں ایسا کرنا غلط ہے، جس طرح عام دنوں میں رہتے ہیں اسی طرح

رہیں۔ **مسئلہ:** بات کرنے میں تھوک سے ہونٹ تر ہو گئے یا بار بار منہ میں تھوک جمع ہو اور اسے اندر ہی اندر نگل لیا تو روزہ نہ

ٹوٹے گا اسی طرح کھنکار منہ میں آیا اور اسے کھا گیا تو روزہ نہ ٹوٹے گا لیکن ایسا نہیں کرنا چاہئے۔ (عالمگیری، درمختار، رد

المختار) **مسئلہ:** احتلام ہو گیا یا کسی کی غیبت کی تو روزہ نہ ٹوٹا اگرچہ غیبت کرنا سخت حرام و گناہ ہے۔ (ترمذی، حدیث: ۷۱۹) **مسئلہ**

: رات کو کسی نے اپنی بیوی کے ساتھ ہم بستری کی اور ناپاکی ہی کی حالت میں روزہ کی نیت کر لیا تو روزہ ہو جائے گا۔ **مسئلہ:** ناپاکی کی

حالت میں صبح کیا بلکہ اگر سارا دن ناپاک ہی رہا تو روزہ ہو جائے گا، مگر اتنی دیر جان بوجھ کر غسل نہ کرنا کہ نماز قضا ہو جائے گناہ و

حرام ہے۔ [بخاری، حدیث: ۱۹۲۵-۱۹۲۶۔ مسلم، حدیث: ۱۱۰۹]۔

کن چیزوں سے روزہ مکروہ ہو جاتا ہے؟ جھوٹ، چغلی، غیبت، گالی دینا، بیہودہ باتیں کرنا، کسی کو تکلیف دینا اسی طرح کے

دوسرے گناہ کے کام یہ چیزیں ایسے بھی ناجائز و گناہ ہیں اور روزے کی حالت میں اور زیادہ۔ ان سب کاموں کی وجہ سے روزہ

مکروہ ہو جاتا ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو جھوٹ بولنا اور اس پر عمل کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو کوئی پرواہ

نہیں کہ اس نے کھانا پینا چھوڑ دیا ہے۔ [بخاری، حدیث: ۱۹۰۳]۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: بہت سے روزہ دار ایسے ہیں

جنہیں روزے سے بھوک اور پیاس کے علاوہ کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ اور بہت سارے رات میں قیام کرنے والے ایسے ہیں

جنہیں جاگنے کے علاوہ کچھ نہیں ملتا۔ [سنن ابن ماجہ، حدیث: ۱۶۹۰]۔

کن صورتوں میں روزہ نہ رکھنے کی اجازت ہے؟ **مسئلہ:** کچھ مخصوص صورتوں میں شریعت نے روزہ نہ رکھنے کی اجازت دی ہے

مگر بعد میں اس کی قضا کرنا ضروری ہے۔ ہاں قضا میں لگاتار اور ترتیب سے روزے رکھنا ضروری نہیں جس طرح بھی چاہے

پوری کرے۔ **مسئلہ:** مسافر شرعی کے لئے جائز ہے کہ وہ چاہے تو روزہ رکھے اور چاہے تو نہ

رکھے۔ [بخاری، حدیث: ۱۹۴۳، مسلم، حدیث: ۱۱۲۱] **مسئلہ:** حمل والی اور دودھ پلانے والی عورتوں کو اگر اپنی جان یا بچہ کی جان

کے نقصان کا صحیح اندیشہ ہو تو اجازت ہے کہ اس وقت روزہ نہ رکھے۔ (ترمذی، حدیث: ۷۱۵۔ نسائی، حدیث: ۲۳۱۵) **مسئلہ:** بیمار

کو بیماری بڑھ جانے یا دیر میں اچھا ہونے کا گمان غالب ہو تو اس کے لئے بھی اجازت ہے کہ ان دنوں میں روزہ نہ رکھے۔ (جوہرہ، در مختار) **مسئلہ:** حیض والی عورتوں کا روزہ رکھنا حرام ہے لیکن بعد میں اس کی قضا ضروری ہے۔

سحری و افطار احادیث طیبہ کی روشنی میں

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: سحری کھاؤ کیونکہ سحری کھانے میں برکت ہے۔

(صحیح بخاری، حدیث: ۱۹۲۳۔ صحیح مسلم، حدیث: ۱۰۹۵۔ ترمذی، حدیث: ۷۰۸)

حدیث: حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: سحری کل کی برکت ہے، اسے نہ چھوڑنا، کچھ نہ ہو تو ایک گھونٹ پانی ہی پنی لینا کیونکہ سحری کھانے والوں پر اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

(مسند امام احمد بن حنبل، حدیث: ۱۱۰۸۶۔ صحیح ابن حبان، حدیث: ۳۴۸۵)

نوٹ: سحری کھانے میں وقت کا اعتبار ہے موزن کے آذان کا نہیں، بعض لوگ کھاتے رہتے ہیں اور موزن کے آذان کا انتظار کرتے ہیں کہ آذان ہوگی پھر کھانا پینا بند کریں گے۔ یہ درست نہیں کیونکہ کبھی ایسا ہو سکتا ہے کہ موزن صبح صادق ہونے کے چار، پانچ منٹ بعد آذان دے اور کوئی شخص صبح صادق کے بعد تک کھاتا پیتا ہی رہے۔ تو اس صورت میں اس کا روزہ نہ ہو گا۔ اس لئے اس کا خیال رکھنا ضروری ہے۔

حدیث: حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جب تم میں سے کوئی روزہ افطار کرے تو کھجور یا چھوہارے سے افطار کرے کہ وہ برکت والا ہے اور اگر وہ نہ ملے تو پانی سے کرے کہ وہ پاک کرنے والا ہے۔

(جامع ترمذی، حدیث: ۶۹۵)

حدیث: حضرت انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ: رسول اکرم ﷺ نماز سے پہلے تر کھجوروں سے روزہ افطار کرتے تھے تر کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوہاروں سے اگر یہ بھی نہ ہوتیں تو چند چلو پانی سے اور آپ ﷺ افطار کے وقت یہ دعا پڑھتے

تھے۔ **اللَّهُمَّ لَكَ صُمْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ**

(سنن ابوداؤد، حدیث: ۲۳۸۵۔ جامع ترمذی، حدیث: ۶۹۶)

نوٹ: افطار میں جلدی کرنا سنت ہے۔

اعتکاف کے فضائل و مسائل: مسجد جماعت میں اللہ کے لئے نیت کے ساتھ ٹھہرنے کو اعتکاف کہتے ہیں۔ رسول اکرم ﷺ ہر سال رمضان کے آخر دس دن خود مسجد میں اعتکاف فرمایا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے اس کی بڑی فضیلتیں بیان فرمائی۔ چنانچہ حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: رسول اکرم ﷺ نے معتکف کے بارے میں فرمایا

کہ: وہ گناہوں سے باز رہتا ہے اور نیکیوں سے اسے اس قدر ثواب ملتا ہے جیسے کہ اس نے تمام نیکیاں کیں۔ [ابن ماجہ، حدیث: ۱۷۸۱]۔

سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ: رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے رمضان المبارک میں دس دنوں کا اعتکاف کر لیا تو ایسا ہے جیسے دو حج اور دو عمرے ادا کیا۔ [شعب الایمان للبیہقی، باب فی الاعتکاف، حدیث: ۳۹۶۶]۔

مسئلہ: اعتکاف کی تین قسمیں ہیں۔ (۱) اعتکاف واجب۔ جیسے کسی نے منت مانی کہ میں اتنے دن کا اعتکاف کروں گا تو اب اس پر واجب ہے کہ وہ اعتکاف کرے۔ (۲) اعتکاف سنت۔ رمضان المبارک کے آخر دس دن کا اعتکاف کرنا سنت ہے۔ (۳) ان دونوں کے علاوہ جو اعتکاف کیا جائے مثلاً ایک دن کا یا دو دن کا وہ نفل اور مستحسن ہے۔

مسئلہ: اعتکاف کرنے والے کے لئے حاجت طبعی کے سوا اور کسی وجہ سے مسجد سے نکلنا جائز نہیں۔ چنانچہ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے بیان فرمایا کہ: اعتکاف کرنے والا مریض کی عیادت کو جائے نہ جنازہ میں حاضر ہونہ عورت کو ہاتھ لگائے اور نہ اس سے مباشرت کرے نہ کسی حاجت کے لئے جائے مگر اس حاجت کے لئے جو ضروری ہے (یعنی پاخانہ پیشاب کے لئے)۔ (سنن ابوداؤد، حدیث: ۴۳۷۳) **مسئلہ:** معتکف کے علاوہ مسجد میں کسی اور کے لئے کھانا پینا جائز نہیں۔ (رد المحتار) **مسئلہ:** اعتکاف کرنے والوں کو چاہئے کہ زیادہ سے زیادہ قرآن شریف کی تلاوت، حدیث شریف کی قرأت، درود شریف کی کثرت، علم دین کا درس و تدریس اور اس کے علاوہ دیگر عبادت و ریاضت کرتے رہیں۔

شب قدر کی فضیلت: قرآن کریم اور احادیث طیبہ میں اس رات کی بڑی فضیلتیں آئی ہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اس ایک رات کی عبادت کو ہزار مہینے کی راتوں سے بہتر قرار دیا اور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جو شب قدر میں ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے قیام کرتا ہے تو اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ [صحیح بخاری، حدیث: ۲۰۱۴۔ صحیح مسلم، حدیث: ۷۶۰]۔

نماز تراویح کا بیان: نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس نے رمضان کی راتوں میں قیام کیا اس کے گزشتہ گناہ معاف کر دئے جاتے ہیں۔ [صحیح بخاری، حدیث: ۲۰۰۸۔ صحیح مسلم، حدیث: ۷۶۰]۔

مسئلہ: نماز تراویح سنت ہے اور اس کی کل بیس رکعات ہیں۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے انہوں نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ رمضان المبارک میں وتر کے علاوہ بیس رکعات تراویح کی نماز پڑھا کرتے تھے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث: ۷۶۹۲، مسند عبد بن حمید، حدیث: ۶۵۳]

صحابہ کرام، تابعین، تبع تابعین اور پوری دنیا کے مسلمانوں کا اسی پر عمل ہے سوائے کچھ گنتی کے لوگوں کے جن کا کوئی اعتبار نہیں۔ کیونکہ ۸ رکعت تراویح کی کوئی حدیث ہے ہی نہیں نہ صحیح نہ ضعیف نہ موضوع۔ اور بخاری شریف کی جو روایت ہے کہ: حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رمضان کی راتوں میں سرکار علیہ التحیۃ و

الثانی نمازوں کے بارے میں پوچھا تو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ ”ماکان رسول اللہ ﷺ یزیدنی رمضان ولانی غیرہ علیٰ احدی عشرۃ رکعۃ“ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم رمضان ہو یا غیر رمضان ۱۱ رکعت سے زیادہ نہ پڑھتے تھے۔ [بخاری، حدیث: ۱۱۴۷۔ مسلم، حدیث: ۷۳۸]۔

اس روایت کی بنیاد پر یہ کہنا کہ: تراویح کی نماز ۸ رکعات ہیں درست نہیں۔

کیونکہ حدیث پاک کے جملوں پر غور کریں! حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کہ۔ ”رمضان ہو یا غیر رمضان“ (یعنی دوسرے مہینے) صرف ۱۱ رکعت ہی پڑھتے تھے۔ تو اگر واقعی یہاں پر نماز سے مراد نماز تراویح ہے تو اس سے ثابت ہوا کہ سرکار علیہ السلام رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں بھی تراویح کی نماز پڑھتے تھے۔ اس اعتبار سے جو لوگ ۸ رکعت پڑھنے کے قائل ہیں انہیں دوسرے مہینوں میں بھی تراویح کی نماز پڑھنی چاہئے، مگر کوئی بھی اس کا قائل نہیں۔ لہذا معلوم ہوا کہ اس حدیث میں نماز سے مراد نماز تراویح نہیں بلکہ نماز تہجد کی ۸ رکعت اور وتر کی تین رکعت ہیں۔ جو حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ ادا فرمایا کرتے تھے۔ اسی لئے امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی اور دیگر محدثین کرام نے اس حدیث کو ”صلاة اللیل“ یعنی نماز تہجد کے باب میں بیان فرمایا ہے۔ اس لئے اس سے آٹھ رکعات تراویح سمجھنا سخت جہالت و نادانی ہے۔

زکوٰۃ کے مسائل: زکوٰۃ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے۔ اس کا منکر کافر اور نہ دینے والا فاسق قتل کا مستحق ہے۔ اور ادا میں تاخیر کرنے والا گنہگار ہے۔ زکوٰۃ نہ دینے والوں کے بارے میں رب قدیر ارشاد فرماتا ہے کہ: وہ لوگ جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اسے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دیں۔ جس دن وہ تپایا جائے گا جہنم کی آگ میں پھر اس سے ان کی پیشانیاں، پہلو اور پیٹھیں داغی جائیں گی (اور ان سے کہا جائے گا) یہ وہی مال ہے جو تم اپنے لئے جمع کر کے رکھتے تھے، تو اب مزہ چکھو اس کا جو تم جمع کر کے رکھتے تھے۔ (سورہ توبہ، آیت: ۳۴-۳۵)۔

زکوٰۃ کن لوگوں پر فرض ہے؟ مسئلہ: جو مسلمان، عاقل، بالغ اور مالک نصاب ہے یعنی ساڑھے سات تولہ سونا یا ساڑھے باون تولہ چاندی (موجودہ وزن کے اعتبار سے احتیاطاً 93 گرام سونا یا 652 گرام چاندی) یا ان دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کا مالک ہے اور یہ مال حاجت اصلیہ سے زائد اور قرض سے خالی ہے اور سال گزر گیا ہو تو اس پر زکوٰۃ ادا کرنا فرض ہے۔

زکوٰۃ میں کتنا مال دیا جائے؟ مسئلہ: سونا، چاندی، مال تجارت اور روپیہ پیسہ میں چالیسواں حصہ یعنی کل مال کا ڈھائی فیصد (2.5%) نکالنا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر اگر کسی کے پاس پچاس ہزار روپے ہیں تو اس کا ڈھائی فیصد ۱۲۵۰ روپے ہوتا ہے۔ اسی طرح جتنا بھی مال ہو اس کا ڈھائی فیصد نکال لے اور زکوٰۃ ادا کر دے۔

زکوٰۃ کب ادا کرنا ضروری ہے؟ مسئلہ: جب مال پر مکمل ایک سال گزر جائے تو اس وقت زکوٰۃ دینا ضروری ہو جاتا ہے۔ مثال کے طور پر ایک شخص کے پاس اس سال ربیع الاول شریف کی ۱۵ تاریخ کو اتنا مال جمع ہو گیا جس پر زکوٰۃ واجب ہوتا ہے پھر پورا ایک سال گزر گیا تو اب اس پر زکوٰۃ دینا فرض ہو گیا۔ **مسئلہ:** اگر کسی کے پاس نصاب بھر مال ہو گیا لیکن بیچ سال میں اس سے کم

ہو گیا اور پھر سال کے آخر میں نصاب پورا ہو گیا تو بیچ سال میں کم ہو جانے کا کوئی اعتبار نہ ہو گا اور یہ مانا جائے گا کہ اس پر ایک سال گزر گیا۔ یعنی اول اور آخر کا اعتبار ہے درمیان کا نہیں۔ **مسئلہ:** اگر کسی کے مال پر رمضان المبارک آنے سے دو یا تین مہینہ پہلے ہی سال مکمل ہو گیا تو فوراً ادا کرنا ضروری ہے رمضان کے انتظار میں دو یا تین مہینہ تاخیر کرنے والا گنہگار ہو گا۔ **مسئلہ:** اگر کوئی شخص رمضان المبارک کے مہینے میں یا کسی بھی مہینے میں پہلے ہی سے اپنا زکوٰۃ ادا کرنا چاہتا ہے تو وہ ادا کر سکتا ہے۔

زکوٰۃ کا مال کس کو دیا جائے اور کس کو نہیں؟ **مسئلہ:** اپنی اصل جیسے ماں، باپ، دادا، دادی، نانا اور نانی وغیرہ یعنی یہ جس کی اولاد میں ہے اور اپنی اولاد جیسے بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی، نواسہ اور نواسی وغیرہ کو زکوٰۃ اور دیگر صدقہ واجبہ کا مال دینا جائز نہیں۔ **مسئلہ:** زکوٰۃ کے اصل مستحق فقراء اور مساکین ہیں، مدارس اسلامیہ میں بھی زکوٰۃ کا مال دینا درست ہے۔ تفصیل کے لئے ”بہار شریعت حصہ: ۵/ص: ۴۳۸“ کا مطالعہ کریں۔

صدقہ فطر: ہر مالک نصاب پر اپنی طرف سے اور اپنے نابالغ اولاد کی طرف سے صدقہ فطر دینا ضروری ہے۔ **مسئلہ:** یہ کبھی بھی ادا کیا جاسکتا ہے مگر نماز عید سے پہلے پہلے ادا کرنا سنت ہے۔ (صحیح بخاری، حدیث: ۱۵۰۳۔ صحیح مسلم، حدیث: ۹۸۴)

مسئلہ: صدقہ فطر کی مقدار، نصف صاع گندم یا ایک صاع جو ہے موجودہ وزن کے اعتبار سے ۲ کیلو: ۴۵ گرام گہو یا ۴ کیلو: ۹۰ گرام جو، ہے۔ اگر روپے کی شکل میں دینا چاہیں تو انہیں دونوں میں سے کسی ایک کی قیمت کے اعتبار سے ادا کرنا ہو گا۔ مثال کے طور پر آج گندم ۱۵ روپے کیلو ہے۔ تو ۲ کیلو: ۴۵ گرام کی قیمت ۳۰ روپے ۶۸ پیسے ہوئے۔ تو اب اتنا ہی روپیہ کسی نے دے دیا تو صدقہ فطر ادا ہو جائے گا۔ ہاں! اگر حساب سے کچھ روپے زیادہ ہی دے دے تو اور بہتر ہے۔

مسئلہ: ہر سال صدقہ فطر اتنا ہی ادا کرنا ضروری ہے اس لئے جب بھی یہ موقع آئے تو متوسط درجے کے اعتبار سے ۲ کیلو: ۴۵ گرام گندم یا ۴ کیلو: ۹۰ گرام جو ادا کریں یا اس کی قیمت بازار سے معلوم کر کے ادا کر دے۔ ہر سال پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔

دعوت قرآن

ایجو کیشنل اینڈ ویلفئر ٹرسٹ، خضر پور، کولکاتا۔